بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۲۴ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۴۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جائے

اور خدا ہی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے

"عبادات کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالےٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالےٰ سے سچا تعلق ہو جاوے۔ اسی کی محبت میں محو ہو جاوے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورۂ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے۔ دیکھو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالےٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالےٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں اور پھر خدا تعالےٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ان پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اور اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالےٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں، جاہ و جلال، مال و دولت، عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں وہ گرا ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے، کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۵۱، ۴۵۲)

اخبار احمدیہ

173

۔ ربوہ ۲۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید چند یوم کے لئے سندھ کے سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

۔ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل گزشتہ دو روز سے بخار، کھانسی اور نزلہ زکام کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۲ مارچ ۶۸ء بروز منگل بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ہوگا انشاء اللہ اس اجلاس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ جملہ خدام کی سو فیصدی حاضری ضروری ہے۔ تمام حلقہ جات کے زعماء کرام خدام کی حاضری کے ذمہ دار ہوں گے

(مہتمم مقامی)

جملہ مجالس انصار اللہ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہونے کے بعد جنوری ۱۹۶۸ء کے آخر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہیئے تھے لیکن ابھی تک خاص تعداد ایسی مجالس کی ہے، جنہوں نے بجٹ فارم ابھی تکمیل واپس نہیں کئے۔ عہدہ داران مہربانی فرما کر اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور اپنی مجلس کا بجٹ جلد بھجوا دیں

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۷ فروری ۶۸ء بروز منگل صبح نو بجے ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی

سائنس کے ساتھ میٹرک اور بغیر سائنس کے میٹرک پاس نوجوانوں کی بہت ضرورت ہے ایسے لڑکوں کے لئے ٹیکنیکل ٹریڈ کی کافی آسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ معقول ہے اور مزید ترقی کے مواقع ہیں۔ ریوڑی کی بھرتی بھی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ چھپے ہوئے فارم پر ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالاستزنی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۸ء

موجودہ حالتِ زار اور اس کا علاج

ہفت روزہ "سفیر" گوجرانوالہ کی اشاعت ۷ فروری ۱۹۶۸ء سے ہم ایک مقالہ جو چوکھٹے میں جلی کتابت کے ساتھ صفحہ اول پر شائع ہوا ہے الفضل کی اسی اشاعت میں نقل کر رہے ہیں۔

اس مقالہ میں مقالہ نگار نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ دراصل وہی ہے جس کی آواز عالم اسلام میں ہر طرف سے سنائی دے رہی ہے۔ اس لئے مقالہ نگار نے کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ اپنے الفاظ میں وہی کہا ہے جو ایک مدت سے درد مند عالم فاضل مسلمان کہتے چلے آرہے ہیں۔ یہ وہی بات ہے جو مسلمان نے آج سے پون صدی پہلے کہی تھی اور جس کا چربہ حالی نے مسدس حالی میں اتارا ہے۔ اور جس کو ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزاروں ہزار نہیں بلکہ لاکھوں اہل درد حضرات اپنے اپنے رنگ میں اور اپنے اپنے درد و کرب کے ساتھ پیش کرتے ہیں

مسلمانوں کی یہ حالت کوئی اتفاقیہ نہیں ہوگئی۔ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں اس کا وضاحت سے ذکر ہے۔ کہ مسلمانوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے۔ جب اسلام ان کے دلوں سے اٹھ جائے گا۔ اور اگر غور کیا جائے تو قرآن کریم میں بھی خاصکر سورۃ صف میں اس کا علاج بھی بتایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (سورۃ الصف)

یعنی اے مسلمانو جو عذاب الیم میں گرفتار ہو گئے ہو کیا میں تم کو اس عذاب الیم سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے ایک تجارت کی طرف راہ نمائی کروں تو سن لو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو تمہارے لئے اسی میں خیر ہے۔

سورۃ صف کا شروع سے مطلب ایدہ کریں تو آپ کو نظر آئے گا کہ اس سورۃ میں مسلمانوں ہی کو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر کئی بار خطاب کیا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس سورۃ میں ان لوگوں کی طرف خطاب ہے جو مسلمان تو کہلاتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ اسلام سے مبرا ہو چکے ہیں۔ نام سے تو وہ مسلمان ہی سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں سے کردار کے مالک نہیں رہے۔ چنانچہ اوپر کی آیات میں اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

کے الفاظ اسی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ مسلمانوں سے یہ کہنا کہ اللہ اور رسول پر ایمان لانا ظاہر کرتا ہے کہ ان کا ایمان کمزور نہیں ہے۔ اسی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

۴۴ یعنی ایک اور چیز بھی جس کو تم بہت چاہتے ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کی تائید ہے۔ اور ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے۔ اور مومنوں کو بشارت دے (کہ ان کو یہ ملے گی)

الغرض اللہ تعالےٰ نے یہاں بتایا ہے کہ اگر مسلمان وہ علاج کریں گے جو اوپر بتایا گیا ہے تو ان کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی کہ انہیں دنیا میں پھر فتح یابی نصیب ہو اور جس طرح پہلے اسلام دنیا میں برسر عروج آیا تھا۔ اسی طرح پھر عروج پر آجائے۔

اس سے پہلے اس سورۃ میں اللہ تعالےٰ نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

یعنی وہ (یعنی دشمن اسلام) چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ تعالےٰ کے نور کو بجھا دیں۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔ (باقی)

دُعا کیا ہے؟

دُعا کیا ہے خدا کے سامنے سوزِ بیاں اپنا
دُعا کیا ہے خدا کو سونپنا سود و زیاں اپنا

دُعا کیا ہے ہجومِ درد و غم میں باخدا رہنا
سرِ تسلیم خم کرنا طلب گارِ رضا رہنا

دُعا کیا ہے؟ ٹپکنا چرخ سے شبنم کا پھولوں پر
دُعا کیا؟ چاندنی کا آکے سو جانا ببولوں پر

دُعا کیا ہے صبا کا نرم جھونکا شاخساروں میں
دُعا کیا ہے گزرنا آبجو کا ریگزاروں میں

دُعا ہے ابرِ رحمت کا برسنا آسمانوں سے
دُعا ہے پھوٹنا شفاف چشمے کا چٹانوں سے

دُعا ہے ظلمتوں میں روشنی زنگیں ستاروں کی
دُعا کیا ہے؟ خزاں کے کان میں آہٹ بہاروں کی

دُعا کیا ہے؟ صدف میں قطرۂ نیساں کی تابانی
دُعا کیا ہے؟ محبت کا سبو تسکین کا پانی

سید احمد اعجاز

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

تقریر حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ مدظلہا العالی برموقع جلسہ سالانہ احمدی خواتین

(۴)

رسومات کے خلاف جہاد

عورتوں کے لئے آپ نے خاص طور پر رسومات کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ آپ نے ۲۳ جون ۶۷ء کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:۔

"اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑا ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہو گا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب ہی وہ مہنگا سودا نہیں سستا ہے۔"

اگر ایک احمدی عورت بھی آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نافرمان ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمان ہے اور اس کو اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈرنا چاہیئے صحابہ کرام کی مثال ہمارے سامنے ہے کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک آواز پر انہوں نے شراب چھوڑ دی جہالت کی سب رسومات ترک کر دیں۔ اگر ہمارے دلوں میں ایمان ہے اگر ہم نے سچے دل سے بیعت کی ہے تو جس احمدی گھرانہ تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پہنچے اور وہ اس پر عمل نہ کرے تو اسے قہرِ الٰہی سے ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ جس بندہ کو اپنے کام کے لئے کھڑا کرتا ہے اس کے مقام کی اسے بڑی غیرت ہوتی ہے۔

پس احمدی خواتین کی چوتھی عظیم الشان ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل طور پر فرمانبردار اور خلافت کی وفادار ہوں اور یہی جذبہ اپنی اولادوں میں پیدا کرتی چلی جائیں تا نسلاً بعد نسلٍ جانثاران خلافتِ احمدیہ کی جماعت پیدا ہوتی رہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے ہر مرد اور عورت اور بچہ بچہ کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے خلیفہ کے ہر حکم کی اطاعت کرتے ہوئے اسلام کی ترقی کے لئے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔

خشیت الٰہی کی اہمیت

سورۂ انفال کی مذکورہ بالا آیات میں سچے مومنین کے لئے پانچویں اور چھٹی شرط یہ بیان کی گئی ہے کہ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا کامل مومن تو صرف وہی ہیں جو اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو اُن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

خشیتِ الٰہی وہ ستون ہے جس پر تقویٰ کی عمارت کھڑی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔

(ترجمہ) جو لوگ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے (یعنی قرآن مجید) کے پڑھنے سے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اُن کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جُھک جاتے ہیں قرآن اللہ کی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

پس ہدایت یافتہ ہونے کے لئے خشیت الٰہی کا ہونا بہت ضروری ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ جب رحمت کی آیات کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کا طالب ہو اور جب عذاب کی آیات پڑھے تو اللہ تعالےٰ کے غضب اور اس کے عذاب سے پناہ مانگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں۔ اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالےٰ کا خوف ہو ورنہ اِدھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی بُرے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۱)

انسان آگ میں کبھی ہاتھ نہیں ڈالتا۔ سانپ سے دُور بھاگتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ جانتا ہے آگ اس کا ہاتھ جلا دے گی۔ سانپ اسے کاٹ لے گا۔ اسی طرح گناہ پر دلیری بھی خدا کا خوف دل میں نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خوف پیدا کرنے کے لئے معرفتِ الٰہی کی ضرورت ہے۔ جتنی اللہ تعالےٰ کی معرفت زیادہ ہو گی اسی وقت خوف بھی ہو گا۔

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

انسان جو اللہ تعالےٰ کے احکام توڑتا ہے صرف اسی وجہ سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کریں جس کے نتیجہ میں اس کی معرفت حاصل ہو اس سے انتہائی محبت بھی کریں اور انتہائی طور پر ڈریں بھی کہ یہی حقیقی مقام ایمان کا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے خوف کی پرکھ یہ ہے کہ انسان دیکھتا رہے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ اگر قول اور فعل یکساں نہیں تو اس کو ڈرتے رہنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی گرفت میں نہ آ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجتماع میں تقریر فرماتے ہوئے اسی مضمون کو بیان فرمایا تھا فرماتے ہیں:۔

"غرض اسلام کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ایک مسلمان حقیقی معنی میں مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف نہ ہو۔ اور ایک مسلمان حقیقی معنے میں مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک خشیت اللہ اس کے اندر رچ نہ جائے۔ جب تک اتباع نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ مضبوطی سے پکڑ نہ لے۔ باقی ساری تعلیم جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے وہ اسی نقطہ کے گرد گھومتی ہے کیونکہ جب ہمارے دلوں میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے گا۔ تو ہم اس ہستی سے بچیں گے جس سے

قرآن کریم نے ہمیں روکا ہے۔ اور اگر حقیقی خشیت اللہ ہمارے دل میں پیدا ہو جائے گی تو ہم اس راہ پر چلنے کے لئے بشاشت کے ساتھ تیار ہوں گے جو راہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے۔"

اسی تقریر کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"پہلی ذمہ داری تو مثلاً یہی ہے کہ ہمارے دل میں سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کسی کا خوف باقی نہ رہے جس کے معنے یہ ہیں کہ سوائے خدا کی باتوں کے ہم کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوں جس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے اندر کوئی رسم و رواج نہ ہو کیونکہ تمام رسوم غیر اللہ کے خوف کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔"

(المصابیح صہ ۹۸)

توکّل

جب اللہ تعالیٰ کا کامل خوف دل میں پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر نشان اور آیت اس کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے اور اسکو وہ اعلےٰ مقام حاصل ہو جاتا ہے جسے توکّل کا مقام کہتے ہیں اور جسے سورۂ انفال کی مذکورہ بالا آیات میں وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ کے الفاظ میں بیان کیا گیا۔ یعنی سچے مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکّل کرتے ہیں۔ گویا یہ ساتویں عظیم خصوصیت ہے جو ایک مسلمان مرد یا عورت میں پیدا ہونی چاہیئے اور اس کے ذریعہ اس کی اولاد میں۔ وہ تدابیر تو ضرور اختیار کریں لیکن نتائج پیدا ہونے پر سر تسلیم خم کر دیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر رضا پر راضی ہو جائیں۔ ایسے انسانوں میں سے ہوا و حرص کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔ خدا کی خاطر ان کی زندگی ہوتی ہے۔ ایک احمدی خاتون کو اپنے اندر یہ جذبہ اور خصوصیت

پیدا کرنی چاہیئے۔ کمزور قسم کی عورتیں اپنے خاوندوں اور بیٹوں کے خدمتِ دین کے جذبہ میں بھی روک بن جاتی ہیں لیکن کامل توکّل رکھنے والی عورتوں کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہمارے خاوند واقفِ زندگی ہیں تو ہمارا گزارہ کیسے ہوگا۔ بیٹوں کی زندگیاں وقف کیں تو یہ آسودہ زندگی کیسے گزاریں گے۔ بلکہ ان صفات کی مالک خواتین اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل کرتی ہیں اور اس کی خاطر ہر قربانی دینے کو تیار۔ دنیا کے عیش و عشرت پر لات مار کر سادہ زندگیاں گزارنے والی بن جاتی ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ وفادار دوست ہے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ کہ جو خدا کی طرف پورے طور پر آ گیا پھر خدا بھی اس کے ساتھ پوری وفا کرتا ہے۔ ابتدائے اسلام سے اب تک ہزاروں دولت مند۔ کروڑپتی۔ صنّاع تاجر گزرے۔ آج ان کے نام بھی کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ ان کی اولادیں بھی اپنے آباؤ اجداد کے نام سے واقف نہیں لیکن وہ جنہوں نے اسلام کی خاطر جان۔ مال۔ عزّت۔ وقت اور اولاد کو قربان کیا آج ان کا نام لیتے ہوئے ہماری آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں بے اختیار رضی اللہ عنہم زبان اور دل سے نکلتا ہے اور آرزو پیدا ہوتی ہے کاش ہم بھی ان مقدس ہستیوں میں سے ہوتے۔

اللہ تعالےٰ پر کامل توکّل کے نتیجہ میں مزید خصوصیات یہ پیدا ہو جاتی ہیں جو قوم کے افراد کی اہم ترین ذمہ داریاں ہیں کہ وہ نمازوں کو قائم کرتے اور اللہ تعالےٰ نے جو کچھ ان کو دیا ہوتا ہے اس میں سے خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔

اقامتِ صلوٰۃ

قرآن مجید نے اقامتِ صلوٰۃ پر بہت زور دیا ہے۔ جو روحانی نظام اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اس کی بنیادی اینٹ اقامتِ صلوٰۃ ہے یعنی ایک امام کے پیچھے باجماعت نماز پڑھنی۔ اقامتِ صلوٰۃ اسلام کے اس نقطہ مرکزی کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اسلام کو ترقی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب سب مسلمان ایک امام کے تابع ہوں جس کی قیادت میں وہ روحانی اور جسمانی ہر طور سے ترقی کریں۔ جب تک مسلمانوں نے اس نکتہ کو سمجھا ترقی کی جب اس سے غافل اور لاپرواہ ہوئے تنزل کے گڑھے میں گرتے چلے گئے۔ اسی لئے مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔ اللہ تعالےٰ کے فرستادہ کا دامن تھامے رہو اور اپنے امام کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

عورتوں پر اگلی نسل کی بڑی بھاری ذمہ داری ہے اس نسل کی اصلاح مرد کر سکتے ہیں لیکن اگلی نسل جو متقی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہو پیدا کرنی عورتوں کا کام ہے۔ اگر ہماری عورتیں اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند۔ اطاعت گزار خلیفۃ المسیح کے کامل فرمانبردار۔ ہر تحریک پر لبیک کہنے والے اور سلسلہ کے وفادار بنائے گی تو اسلام اور احمدیت کو ایسے مجاہد خود بخود میسر آتے چلے جائیں گے جو اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں تھامے اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند رکھنے کے لئے قربانیاں دیتے چلے جائیں گے

انفاق فی سبیل اللہ

اقامتِ صلوٰۃ کے ساتھ ہی قربانیوں اور انفاق فی سبیل اللہ کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی
تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ
عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَ
تُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ
ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ
کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

اے مومنو! مرد ہو یا عورت عذابِ الیم سے نجات کا طریق یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنے مال اور جانیں خدا تعالےٰ کے حضور میں پیش کر دو۔ اَنْفُسِکُمْ میں اولاد۔ عزت۔ جذبات۔ طاقتیں۔ وقت سب کچھ آ جاتا ہے اور ان سب کو قربان کئے بغیر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلام کو ترقی نہیں حاصل ہو سکتی۔ پس عورتوں کے لئے سب سے بڑی قربانی اپنے جذبات۔ روایات اور عادات کی قربانی ہے۔ پرواہ نہ کریں برادری کی۔ پرواہ نہ کریں رشتہ داریوں کی۔ اور پرواہ نہ کریں اولاد کی۔ سب کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں تا ان سب کو قربان کر دینے کے نتیجہ میں ایک سنہری صبح اسلام اور احمدیت کے لئے طلوع ہو۔

ہمارے امام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کی ہر عورت سے مطالبہ فرما رہے ہیں کہ ہر احمدی عورت قرآن مجید پڑھے ترجمہ سیکھے اور اپنی زندگی اس کے مطابق گزارے۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے۔ دین کی بقا کی خاطر سادہ زندگی گزارے۔ رسومات ترک کر دے۔ اولاد کو وقف کرے۔ ان کی دینی تربیت کرے تا قرآن ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہو۔ اگر ایسا نہیں تو یاد رکھیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ
اَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ
وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ
وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَ
تِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا
وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ
اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ
بِاَمْرِہٖ۔

یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہارے خاوند یا خاوندوں کے لئے بیویاں تمہاری برادری اور تمہارے مال اور مکانات یہ سب خدا اور اس کے رسولؐ اور خدا کی راہ میں قربان کر دینے سے عزیز ہیں تو پھر اس دن کا انتظار کرو جب خدا اپنا حکم ظاہر کر دے۔

میری عزیز بہنو! اس عہدِ بیعت کو جو تم نے اپنے خلیفہ کے ہاتھ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہوتے ہوئے باندھا تھا پورا کرو۔ نہ جان کی پرواہ ہو نہ مال کی۔ نہ اولاد کی پرواہ ہو نہ عزّت کی۔ بس لگن ہو تو یہ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں وہ سب کچھ قربان کر دیا جائے جو اس نے دیا ہے اسی سے دائمی عزّت ملے گی اسی سے اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہو گی۔ اور اسی سے صدیوں تک تمہارا نام عزّت سے لیا جائے گا۔

خدا کرے ہم میں سے ہر عورت صدق و اخلاص سے اللہ تعالےٰ کی طرف جھکنے والی ہو اور اس کی راہ میں وہ استقامت حاصل کرے جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آ جائے اس کا وجود فنا ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی زندگی کی تمام قوتیں صرف ہوں۔ اپنی اولادوں کو سچے اور مخلص احمدی بنانے کے لئے جن پر شیطان کبھی حملہ آور نہ ہو سکے۔

آمین اللّٰھم آمین

معاصرین سے

خطیبانِ منبر و محراب سے خطاب

175

آج جبکہ ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم سے جدا ہوئے قریباً چودہ سو سال ہو رہے ہیں۔ امت احمد مرسل جس پامالی۔ ضلالت۔ ذلت اور بار و فاکت اور مصائب و نوائب کا شکار ہو چکی ہے۔ تاریخ عالم میں اس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے خدا کے پیارے رسول کی پیاری امت۔ خدا کے پیارے کلام (قرآن مجید) کی حامل۔ خدا کے اوامر و نواہی کی آخری علمبردار توحید الٰہی کے آخری نقیب۔ لیکن جس پستی اور تباہی پر پہنچ چکی ہے۔ اس سے زیادہ نہ امکانی حدود ہیں۔ نہ فہم و تصور کی پرواز ہے۔ اسلام کا نام ضرور باقی ہے۔ لیکن روح ختم ہو چکی ہے۔ قرآن کتابی شکل میں جزدانوں میں ضرور بند ہے۔ لیکن ایمان و ایقان۔ علم و عمل اور سمع و طاعت کی تمام منزلیں ختم ہو چکی ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان قریباً آٹھویں صدی سے متدرج تنزل میں گرتا جا رہا ہے۔ خلافت راشدہ اور نیابت اللہ کا تو ذکر ہی کیا۔ دنیوی قدم و حشم اور ملوکیت کے عارضی نشان جن پر اسلام کا لیبل چسپاں تھا۔ وہ بھی مٹ گئے ہیں۔ بڑی بڑی عظیم اسلامی واحد حاکمیتیں چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تحلیل ہو کر کفر کی قدم بوسی کے لئے زندہ رہ گئی ہیں۔ اسلامی تہذیب نے یہود و نصریٰ کی ایک ایک ادا کو اپنا لیا ہے ناچ و رنگ، گانے بجانے اور مخاشی کا نام آرٹ اور ثقافت کہلا کر قومی وقار کا نشان بن گیا ہے ملک میں ہر سال لاکھوں حرامی بچے جنم لے رہے ہیں۔ اب ملک کی آخری نجات "سوشلزم" میں مضمر سمجھی جا رہی ہے۔ کبھی کبھار دھرکہ "پیشے کی خاطر اس کا نام "اسلامی سوشلزم" رکھا جاتا ہے۔ اسلامی آئین، اسلامی دستور، قرآنی نظام، یہ سب فرسودہ اور قابل نفرت اور ناقابل عمل اصطلاحیں تصور کی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی بالکل ختم ہو گئی ہے۔ نہ افراد کو ایک دوسرے سے اخلاقی اور انسانی تعلق ہی باقی رہتا ہے۔ نہ نام نہاد اسلامی سلطنتوں کو ایک دوسرے سے ہمدردی ہے۔ بلکہ جس قدر دشمنی ہے وہ اقبال کی زبان سے سنئے۔ ؎

وہ حلقۂ وفا تھا کہ حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی کلیسے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

نہ افغانستان کو پاکستان سے اخلاص ہے نہ شام و مصر کو یمن و ریاض سے ہے یہی حال تمام اکناف عالم پر کلمہ گویانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ ایک قیامت خیز نفسا نفسی کا عالم بپا ہے۔ عجم اسلامی معاشرہ کی حالت اس سے بھی زبوں تر ہے غریب اور شریف کی زندگی قطعی اجیرن ہے ہر شخص دوسرے کے حقوق کو نگل جانے کے لئے بالکل تیار بلکہ کمر بستہ ہے اور گھات لگائے بیٹھا ہے رشوت نے ہر شخص کے رزق حلال کو داغدار کر دیا ہے اشیاء عنقا ہے گرانی اور مہنگائی کا عذاب یورپین کفر فروش اقوام کی طرح اب ہر اسلامی ملک پر ایک خوفناک اور تیرہ و تار بادل کی طرح چھا گیا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہر شخص مادیات کا پرستار بن گیا ہے اب دنیا کا سب سے اہم اور اولین مسئلہ "پیٹ پوجا" اور نفس طلبی ہے۔ جس کی وجہ سے جائز و ناجائز اور حرام و حلال کی ساری حدیں ٹوٹ گئی ہیں۔ حد یہ ہے کہ بڑے بڑے صاحبانِ مسند وارث کو بھی جاگیرداری انعام اور ووٹ پرمٹ اور منصب شاہی کی نیلم پری کے پیچھے بھاگنا پڑا۔ اور اس بھاگ دوڑ میں کئی عمامے گرے۔ کئی عزتوں کے آبگینے ٹوٹے، کئی آبروئیں لٹیں اور کئی حرمتوں کے قلعے پاش پاش ہو گئے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جانشینانِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں۔ وہ ورثۃ الانبیاء کہاں سوئے پڑے ہیں وہ صاحبانِ منبر و محراب اور خطیبانِ باوقار اسیرانِ امتِ عالی تبار، حاملانِ قرآن معجز نگار اور امامانِ ملت کوہ وقار کس غار میں روپوش ہیں یا اصحاب کہف سے شرط باندھ کر ابدی نیند سو گئے ہیں کہ امت کو اس حالت زار میں دیکھ کر بھی ماہیٔ بے آب کی طرح بے قرار نہیں ہوتے افسوس کہ اگر اب حالات حاضرہ کا تازیانہ بھی ان کو بیدار نہیں کر سکتا تو پھر صور اسرافیل کا انتظار کریں۔

واستمع یوم ینادالمناد من مکان قریب یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ط ذالک یوم الخروج (ق) اور توجہ سے سنتے ہیں جس دن پکارے گا پکارنے والا۔ مکان قریب سے جس دن سب سن لیں گے۔

وہ زور کی آواز۔ یقیناً یہی دن ہوگا۔ دمبار نکلنے کا۔

اے صاحبانِ علم و فضل اور مسند نشینانِ امتِ مرسل اور خطیبانِ بیمثل! خدا کے لئے وہ وقت تو یاد کرو جبکہ عہد فاروقی میں تم فتح و نصرت کے نقارے بجاتے ہوئے ارضِ مقدس میں داخل ہوئے تھے تو نصرانی علماء و فضلا کئی دنوں سے اسی مناظرہ کا فیصلہ نہیں کر پائے تھے۔ کہ صلیب پر لٹکائے جانے سے قبل جناب مسیح نے خمیری روٹی کھائی تھی یا بغیر ہی وہ بھی تمہاری طرح علم و عقل اور فضل و عمل کے بڑے داعی تھے۔ وہ بھی بال کی کھال اتارنے کے بڑے مشتاق اور علم لدنی کے بڑے دعویدار تھے اور بڑے بڑے باریک فلسفیانہ مسائل کے علمبردار تھے لیکن مجاہدینِ حق کی تلوار خارشگاف نے ان کے تمام مسائل کو آن واحد میں ختم کر دیا۔ ان کے بڑے بڑے فرقہ پرست اور مناظر قوم کو اسلام کی غلامی سے بچا نہ سکے اس طرح وہ حرفِ غلط کی طرح مٹا دئے گئے اور تاریخ کے اوراق صرف ان کی زہر خوانی کے لئے محفوظ رہ گئے اور وہ وقت بھی یاد کرو جبکہ معتصم باللہ کے عہد باجبروت میں دارالخلافت "بغداد" بیمثال عاملوں خطیبوں۔ واعظوں۔ فلسفیوں۔ محدثوں نقیبوں۔ موردخوں۔ مناظرہ بازوں مدینۃ العلم بنا ہوا تھا لیکن پاس ہی تاتاریوں کا فتنہ ایک سیلاب عظیم کی طرح امڈتا چلا آ رہا تھا۔ لیکن اسی وقت کے علماء نے تمام فضائے بسیط کو اپنی گتھیاں سلجھانے حال و قال کے نغمے الاپنے۔ اناولاغیری کے گیت گانے اور امت مرحومہ کو الگ الگ تقسیم در تقسیم کرنے کے مواعظ حسنہ میں سر مو فرق نہ آنے دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عروس البلاد بغداد کا ایک ایک متنفس جس میں خود یہ فضلائے دہر بھی شامل تھے۔ فتنہ تاتار کے ہاتھوں تار تار کر دئے گئے اور اب صرف دلدوز مرثیہ اور نوحہ محفوظ ہے جو جناب سعدی شیرازی نے تلث مرحوم کی یاد میں لکھا۔

اور اے حامیانِ دینِ مبین اور شرح متین وہ وقت بھی یاد کرو جبکہ اندلس ہسپانیہ۔ سپین اور الحمرا کی سرزمین پر مسلمانوں کے استحصال قلعی کا منصوبہ بنایا جا رہا تھا تو یہی علمائے امت مسلمانوں کو فروعی مسائل کی بنا پر ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار کر رہے تھے پھر نتیجہ جو ہوا آپ کے سامنے ہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جبکہ جدید ترکی میں اسلام پر یورپ کے ملحدانہ نظریات نے یورش کر دی تو علمائے اس فتنۂ عظیم کو مل کر دبانے کی بجائے ملت کو اختلافی مسائل میں ہی الجھانا بہتر سمجھا جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ خود ترکی جیسی مجاہد خالص اسلامی سلطنت میں اسلام ایک شجر ممنوعہ قرار دیا گیا۔ اور ابھی حال ہی میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر قیامت صغریٰ گذر چکی ہے نو کروڑ عرب نفوس کی ملتِ عظیم بنی اسرائیل کے نیپام بموں سے جل کر راکھ ہو گئی ہے سویز کے دہانہ پر تل ابیب کا بچہ بچہ غرا رہا ہے۔ دجال یہود (دیان) نے اعلان کیا ہے کہ اہل عرب سے عنقریب ہونے والی جنگ آخری اور فیصلہ کن ہوگی۔ جس میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر ہمارا جھنڈا لہرائے گا اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان سلطنتوں کو اہل کفر دسترخوان کے لذیذ کھانوں کی طرح آپس میں تقسیم کر لیں گے۔ اور خیبر تک یہود فاتحانہ قدم پہنچ جائیں یہ سب ایسے عظیم مصائب و فتن جمع ہو رہے ہیں کہ سوائے نزول مسیح اور ظہور امام کے کوئی انسداد نہ کر سکے گا۔ لیکن افسوس کہ ہمارے علمائے کرام و صوفیائے عظام اور امامانِ عالی مقام ایسے زہر گداز حالات میں بھی حنفی، وہابی سنی و غیر سنی مقلد و غیر مقلد اور زرد و بشرا اور حاضر و ناظر اور دیگر فروعی معمولی اور غیر معمولی اور غیر ضروری مسائل کے نام پر ملت اسلامیہ کو الگ گروہ۔ فرقہ اور چھوٹے چھوٹے طائفوں میں تقسیم در تقسیم کر دیا ہے کہ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو گیا ہے۔ افسوس کہ سب سے بڑے مشفق ہی قوم کے سب سے بڑے قاتل ہیں۔

(عبدالغفار ڈار)
ہفتہ روزہ سفیر گوجرانوالہ
۷ فروری ۶۸ء

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق
لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

لجنہ اماء اللہ لاہور "یوم مصلح موعود" کا انعقاد مورخہ ۲۵ فروری صبح دس بجے مسجد دارالذکر میں منا رہی ہے۔ تمام احمدی مستورات اس اجتماع میں شریک ہوں احمدیہ گرلز انٹر کالج ایسوسی ایشن کی ممبرات نے اس موقعہ پر ایک خاص پروگرام ترتیب دیا ہے۔ سلائی۔ کڑھائی اور بنائی کی چیزوں کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کے سٹالز بھی لگائے جائیں گے۔

(سکرٹری)

بہشتی مقبرہ میں قبور کے کتبوں کے متعلق ضروری قواعد

بہشتی مقبرہ میں قبور کے کتبوں کا معاملہ بعض اوقات دفتر اور بعض اوقات بہشتی مقبرہ کے متعلقین دونوں کے لئے پریشان کن صورت اختیار کر جاتا ہے۔ قواعد کے خلاف دفتر کوئی عبارت کتبہ پر لکھوا کر یا کندہ کرا کر نصب کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا اور اجازت نہ دینے کی صورت میں متعلقین کو تکلیف ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ معاملہ جذباتی ہونے کے ساتھ انتظامی بھی ہے۔ اور اسکے متعلق صدر انجمن احمدیہ کے جو قواعد ہیں ان میں جذبات اور انتظام دونوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اسلئے احباب کی اطلاع کے لئے قواعد متعلقہ کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ ان کی خلاف ورزی نہ ہو۔

قاعدہ نمبر ۱: "سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہر کتبہ کے لئے عبارت تجویز کر کے مجلس کارپرداز کی عام منظوری حاصل کریں گے۔ عام حالات میں مجلس کارپرداز کی منظوری کافی ہوگی۔ خاص حالات میں افسران بالا سے استصواب کیا جا سکتا ہے۔"

قاعدہ نمبر ۲: "موصی کے متعلقین خود کتبہ بنوا کر نصب کرنا چاہیں تو کتبہ نصب کرانے اور اسکی عبارت کی منظوری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان سے حاصل کرنی ضروری ہوگی۔"

قاعدہ نمبر ۳: "کتبہ پر مندرجہ ذیل امور کا اندراج مناسب عبارت میں کیا کیا جائے گا۔

(ا) نام موصی (ب) تاریخ ولادت و وفات (ج) تاریخ بیعت (د) عمر (ہ) تاریخ وصیت (و) دسویں حصہ سے زیادہ کی وصیت ہو تو اس کا ذکر (ز) امتیازی خصوصیت اور خدمات کا واجبی ذکر (ح) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی تعریفی کلمات فرمائے ہوں تو ان کا اقتباس (ط) کسی موصی نے ایسے حالات میں وفات پائی ہو کہ اسے بہشتی مقبرہ میں دفن نہ کیا جا سکتا ہو۔ اور صرف کتبہ نصب کیا گیا ہو تو اس کا بھی ذکر کیا جائے۔"

قواعد مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ قاعدہ نمبر ۱ کے ماتحت ہر کتبہ کی عبارت کی منظوری مجلس کارپرداز سے لینا ضروری ہے۔ اور جو احباب خود کتبہ لگانا چاہیں ان کے لئے بھی قاعدہ نمبر ۲ کی پابندی لازمی ہے۔ بشرطیکہ کتبہ کی مجوزہ عبارت مختصر ہونے کے علاوہ صرف ان کوائف پر مشتمل ہو جن کا ذکر قاعدہ نمبر ۳ میں ہے۔ لیکن کتبہ بنوانے سے پہلے ہر حال مجلس کارپرداز کی منظوری حاصل کر لینا ضروری ہے۔ تاکہ عین موقعہ پر متعلقین اور دفتر کو پریشانی نہ ہو۔ اور تا کتبہ کی اصلاح اور درستی کے لئے متعلقین کو دوبارہ اخراجات کا متحمل نہ ہونا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جامعہ نصرت میں سترھویں سالانہ کھیلوں کے مقابلہ جات

جامعہ نصرت کی سالانہ کھیلیں بروز بدھ بتاریخ ۱۴ فروری ۶۸ء کو کالج گراؤنڈ میں ہوئیں۔ کھیلوں کا افتتاح حضرت ام متین صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے فرمایا۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے طالبات کو قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ آپ نے طالبات کو زندگی کے ہر میدان میں جدوجہد اور سعی پیہم کی تلقین کی اور قرآنی آیات کی روشنی میں یہ بتایا کہ زندگی کے امتحان میں سچائی اور دیانت ہی کامیابی کی ضامن ہیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ ہمایوں فیض رسول ڈپٹی کمشنر جھنگ مہمان خصوصی تھیں۔ آپ وقفہ کے دوران ساڑھے بارہ بجے تشریف لائیں۔ پنج کے بعد باقی ماندہ کھیلوں کا آغاز ہوا۔ کھیلوں کے اختتام پر مس سفینہ سال سوم سال دوم کی بہترین کھلاڑی قرار دی گئیں۔ اس برس مجموعی طور پر کھیلوں کا معیار نسبتاً بہتر تھا۔ سال سوم ٹرافی کی حقدار قرار دی گئی۔

مہمان خصوصی نے جامعہ نصرت ربوہ میں اپنی آمد پر اور طالبات کے کھیلوں کے بہترین مظاہرے پر مسرت کا اظہار کیا انہوں نے طالبات میں انعام تقسیم فرمائے اور انعام حاصل کرنے والی طالبات کو اور خصوصاً کالج کی بہترین کھلاڑی کو مبارکباد دی۔ کھیلوں کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے مہمان خصوصی، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور مہمان خواتین کا شکریہ ادا کیا اور انہوں نے تشریف لا کر طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ چار بجے بعد دوپہر یہ مقابلہ جات اختتام پذیر ہوئے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

چند ضروری اعلانات

مجالس اطفال الاحمدیہ سے ضروری درخواست

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے گذشتہ مہینے کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں ضرور پہنچا دے لیکن بہت کم مجالس اس کی پابندی کر رہی ہیں۔ لہٰذا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین اور عہدیداران اطفال سے درخواست ہے کہ اگر انہوں نے ماہ جنوری ۱۹۶۸ء کی رپورٹ ابھی تک نہیں بھیجی تو یہ اعلان پڑھتے ہی رپورٹ تیار کر کے دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امتحانات اطفال کا نتیجہ

گذشتہ سال مجلس اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات کا نتیجہ مرتب کرنے کے عرصہ ہوا سب مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ چند مقامات سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں نتیجہ موصول نہیں ہوا۔ چنانچہ انہیں دوبارہ نتیجہ کی نقل بھجوا دی گئی ہے۔ اگر کسی اور مجلس میں ابھی تک یہ نتیجہ نہیں پہنچا تو فوراً مرکز کو مطلع کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مقابلہ

مرکز کی طرف سے ہر سال جملہ مجالس اطفال کی ماہوار رپورٹوں کا تفصیلی جائزہ لے کر معلوم کیا جاتا ہے کہ کس مجلس کا کام باقی سب سے بہتر رہا۔ گذشتہ سال مجلس لائلپور اس مقابلہ میں اول قرار پائی تھی۔ اور اس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے دست مبارک سے انعام جاریہ کے طور پر علم انعام حاصل کیا۔ اس سال انشاء اللہ اکتوبر میں مرکز یہ جائزہ لیگا کہ اس سال کونسی مجلس یہ اعزاز حاصل کرتی ہے۔ لہٰذا ہر مجلس کو چاہیئے کہ اپنی مساعی کو بہتر بنائے۔ آپ کا کام اس قدر عمدہ ہو کہ آپ ہی کی مجلس یہ اعزاز حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال کے وعدہ جات وقف جدید

عہدیداران اطفال سے گذارش ہے کہ چندہ وقف جدید کے نئے سال کے لئے اطفال الاحمدیہ کے وعدہ جات کی فہرستیں جلد مکمل کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ ہم آپ کی ان فہرستوں کے منتظر ہیں۔

(سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

"کامیابی کی راہیں" جلد حاصل کر لیں

اطفال کے مرکزی امتحانات کے نصاب کی کتاب "کامیابی کی راہیں" مجالس کو جس تعداد میں درکار ہوں مرکز سے جلد قیمتاً حاصل کر لیں۔ عنقریب امتحانات ہو رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ سٹاک ختم ہونے کے بعد ہمیں آپ کا مطالبہ موصول ہو اور ہم اسکی تعمیل بروقت نہ کر سکیں۔ جن سے آپ کو پریشانی ہو

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تشحیذ الاذہان معمہ

احمدی بچوں کے ماہوار رسالہ تشحیذ الاذہان میں انعامی معمہ کے اجراء کا اعلان ماہ جنوری ۶۸ء کے خصوصی شمارہ میں کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنی رائے اور مشورہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ایڈیٹر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

الفرقان کا شمس نمبر

ماہ جنوری ۶۷ء کا خاص نمبر شمس نمبر ہے۔ جس میں حضرت مولانا شمس صاحب کے حالات اور خدمات سلسلہ کا مفصل تذکرہ ہے۔ خریداران صاحبان کو یہ نمبر پہنچ چکا ہے۔ دوسرے دوست ایک روپے کے ٹکٹ بھیجکر یہ نمبر حاصل کر سکتے ہیں۔ نئے خریدار چھ روپے سالانہ چندہ بھیجکر جنوری سے خریدار بن جائیں۔ تو انہیں شمس نمبر اسی چندہ میں مل سکے گا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چھاپہ ماروں نے سائیگون کو تین طرف سے گھیر لیا

سائیگون ۲۲ فروری۔ سائیگون میں اعلان کیا گیا ہے کہ چھاپہ ماروں کی دس ہزار فوج نے شہر کو تین طرف سے گھیر لیا ہے اور وہ کسی بھی وقت عام حملہ شروع کر سکتے ہیں۔ ریڈیو سائیگون تھوڑی تھوڑی دیر بعد یہ اعلان نشر کر رہے ہیں کہ حملہ ہونے والا ہے لوگ اپنی اپنی حفاظت کا بندوبست کر لیں عام طور سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ چھاپہ مار جو بڑا حملہ کرنے والے تھے وہ اب شروع ہونے والا ہے۔ چھاپہ مار سائیگون کے قریب امریکی ہوائی اڈہ کے قریب طیارہ شکن توپیں نصب کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں اور اس طرح اس علاقہ میں امریکی فضائی امداد کے امکانات بہت کم ہو گئے ہیں۔ اس ہوائی اڈہ کی حفاظت کرنے والی جنوبی ویت نامی فوجوں نے فضائی امداد طلب کر لی ہے۔ لیکن ایسا نظر آتا ہے کہ یہ امداد بعد از وقت طلب کی گئی ہے۔ ہوئے اور کھی سان میں بھی خوفناک جنگ جاری ہے اور کھی سان کے تھکے ہارے فوجی اپنی جان بچانے کے لئے لڑ رہے ہیں۔

پاکستان رن کچھ ٹریبونل کے فیصلہ کی پابندی کرے گا۔

راولپنڈی۔ ۲۲ فروری۔ صدارتی کابینہ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اخلاقی طور پر رن کچھ ٹریبونل کے فیصلہ کا پابند ہے۔ پاکستان کی طرح بھارت پر بھی اس کی پابندی لازمی ہے کابینہ کے اجلاس میں اس فیصلہ سے متعلق وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ کی رپورٹ پر غور کیا گیا۔ وزیر خارجہ نے پیر کے روز ٹریبونل کے فیصلہ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا کابینہ نے ان کی بھی توثیق کی۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ ٹریبونل کے فیصلہ کو تسلیم کرنے کا باقاعدہ اعلان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

کابینہ کا اجلاس کل ایوان صدر میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت کابینہ کے سب سے سینئر وزیر خواجہ شہاب الدین نے کی کابینہ نے سب سے پہلے رن کچھ ٹریبونل کے فیصلے کے بارے میں وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ کی رپورٹ پر تفصیل سے غور کیا۔ وزیر خارجہ نے دو روز قبل جو بیان دیا تھا اس کی بھی توثیق کی گئی۔ اس بیان میں انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ پاکستان اخلاقی طور پر ٹریبونل کے فیصلے کو قبول کرنے کا پابند ہے۔ ۱۹۶۵ء میں رن کچھ کے جھگڑے کے بعد اس کے تصفیہ کے لئے ٹریبونل قائم کیا گیا تھا۔ اگرچہ سیاسی حلقوں میں اس فیصلہ پر مایوسی پائی جاتی ہے لیکن عمومی رائے یہ ہے کہ اس فیصلہ کو قبول کر کے اسے عملی جامہ پہنایا جائے۔

وزیر اشاعت مسٹر دوسنے کہا ہے کہ ۱۹۶۵ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کی رو سے فریقین پر لازم ہے کہ وہ ناراضگی یا خوشی کا اظہار کئے بغیر اسے قبول کریں۔

معاہدہ میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ ٹریبونل کے فیصلہ کی پابندی دونوں فریقوں پر لازمی ہوگی۔ اور یہ فیصلہ حتمی ہوگا۔ مسٹر دوسنے مزید کہا کہ ٹریبونل کا فیصلہ قبول کرنے کے بارے میں حکومت پاکستان کی جانب سے رسمی اعلان جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس فیصلہ کی پابندی دونوں ملکوں پر لازم ہے۔ مسٹر دوسنے یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی جانب سے اس فیصلہ کو مسترد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

امریکی باشندے پاکستان کی صنعتوں میں سرمایہ لگا سکیں گے

راولپنڈی ۲۲ فروری۔ صدارتی کابینہ کے اجلاس میں بتایا گیا کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوگا جس کے تحت امریکی باشندے پاکستان میں سرمایہ لگا سکیں گے۔ اس سلسلہ میں دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے کابینہ نے نائیجیریا سے قنصلی تعلقات قائم کرنے اور جمہوریہ جنوبی یمن میں سفارتی دفتر قائم کرنے کی منظوری دے دی۔ لندن کی انڈیا آفس لائبریری کے اثاثوں کی تقسیم کے بارے میں یہ طے کیا گیا کہ اس سلسلہ میں پاکستان بھارت اور برطانیہ کا ایک مشترکہ ٹریبونل جلد قائم کیا جانا چاہیئے۔

مری میں ۲۸ فٹ برف پڑ چکی ہے

راولپنڈی ۲۲ فروری۔ راولپنڈی میں گزشتہ دو دن کی بارش اور شدید سردی کے بعد کل دھوپ نکلی جس سے لوگوں نے سکون کا سانس لیا ہے اس دوران مری میں برف باری کا سلسلہ جاری رہا اس سال اب تک مری میں ۲۸ فٹ برف پڑ چکی ہے اس سے قبل یہاں کبھی اتنی برفباری نہیں ہوئی۔ پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ دھوپ نکلنے سے راولپنڈی سے پہاڑوں پر جمی ہوئی برف صاف نظر آ رہی ہے برف باری کی وجہ سے مری تک لے جانے والی سڑک بند کر دی گئی تھی اب دوبارہ کھول دی گئی ہے

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے، وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کیلئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو شکلوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳ فروری ۱۹۶۸ء بعد ہفتہ مکرمہ ادیبہ بشیر صاحبہ بنت مکرم شیخ بشیر صاحب چیف انجینئر (ریٹائرڈ) کا نکاح مکرم ڈاکٹر شیخ بشارت احمد صاحب ایم بی بی ایس ڈی۔ او ابن ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب (مرحوم) حال ہارورڈ یونیورسٹی۔ یو۔ ایس۔ اے کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے بشیر ولا لطیف آباد حیدرآباد میں پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ خاکسار عبدالغفار۔ فولو سپیڈ کمپنی۔ سکرٹری اصلاح و ارشاد حیدرآباد)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ ام الفضل صاحبہ نوشہرہ کلکے ڈیکاں بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبدالعظیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ کلکے ڈیکاں)

۲۔ میرے نانا جان شیخ الطاف حسین صاحب کو دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا اب پہلے سے آرام ہے احباب ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(شیخ مظہر حسین جاوید۔ ۱۰۸/۷ احمدیہ ہوسٹل ماڈل ٹاؤن لاہور)

پاکستانیوں میں خود اعتمادی پیدا ہو گئی

لندن ۲۲ فروری۔ برطانوی پارلیمنٹ کے کنزرویٹو رکن سر فریڈرک بینٹ نے کہا ہے کہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی کامیابی نے پاکستانی عوام کی خود اعتمادی میں اس قدر اضافہ کیا ہے کہ اب وہ قومی زندگی کے ہر میدان میں پیش قدمی کرنے کو اپنا مقدر سمجھنے لگے ہیں یہی وجہ ہے کہ سارے ایشیا میں پاکستان واحد ایک ایسا ملک ہے جہاں نہ تو معاشی یا سیاسی خوف پایا جاتا ہے اور نہ ہی غیر یقینی حالات موجود ہیں۔ بلاشک و شبہ پاکستان کے عوام ہر نوع کے تعصبوں سے پاک ہیں۔ سر فریڈرک نے خیالات کا اظہار گزشتہ روز برطانیہ میں پاکستان سوسائٹی کے سامنے اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کیا۔

یونان میں زبردست زلزلہ

ایتھنز ۲۲ فروری۔ یونان کے جزیرہ سیفلونیا اور ڈائنوں میں زلزلہ آیا ہے جس کے نتیجہ میں ۱۹ افراد ہلاک اور تقریباً چار شدید زخمی ہو گئے آرگوس کے علاقہ میں زلزلہ سے املاک کو زبردست نقصان پہنچا اور چار سو مکان منہدم ہو گئے۔ اس تباہی کے نتیجے میں ایک ہزار افراد نے آسمان تلے رات گزاری۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قرآن کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائے

حتیٰ کہ یہ پیغام ساری دنیا تک پہنچ جائے اور دنیا ایک مرکزی نقطہ پر جمع ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الاخلاص کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ سورۃ لہب کی تفسیر میں بتایا جا چکا ہے سورۃ لہب پر قرآن کریم کا مضمون ختم ہے گویا سورۃ لہب آخری سورۃ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص نہ قرآن کریم کے وسیع مطالب کو سمجھ سکتا ہے اور نہ ان پر پورا عبور حاصل کر سکتا ہے اور نہ اس کو ذہن میں رکھ سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بندوں کے فائدہ کے لئے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ آخری سورۃ لہب کے بعد تین سورتوں میں سارے قرآن کریم کا خلاصہ بیان کر دیا۔ جیسے ایک کامل مصنف کتاب کو شروع کرنے سے قبل ان مضامین کو اختصاراً بیان کر دیتا ہے جو اس کتاب میں بیان کئے جاتے ہیں اور کتاب کے آخر میں پھر اپنے مضامین کا خلاصہ بیان کر دیتا ہے بعینہٖ اسی طرح قرآن کریم کے ابتداء میں سورۃ فاتحہ کو رکھا گیا ہے اور اس میں اختصاراً ان مضامین کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے جو قرآن کریم میں بیان کئے جانے تھے۔ پھر آخر میں سورۃ الاخلاص بھی فی ذاتہٖ قرآن کریم کا مکمل خلاصہ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے مضامین کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ان مضامین کا نقطہ مرکزی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو ثابت کیا جائے اور اس کی صفات اور شان کو بیان کیا جائے۔ چنانچہ سورۃ الاخلاص میں اختصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کامل اور اس کی صفات اور شان کو بیان کر دیا گیا ہے گویا ان معنوں میں سورۃ الاخلاص بھی قرآن کریم کا خلاصہ ہے لیکن اگر آخری تین سورتوں میں بیان ہونے والے مضمون کو من حیث المجموع دیکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تینوں سورتیں سورۃ فاتحہ ہی ہیں۔ گویا جس طرح سورۃ فاتحہ سے قرآن کریم کو شروع کیا گیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اسے ختم بھی سورۃ فاتحہ پر کیا ہے۔ اور اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم نے خود قرآن کریم کا خلاصہ کر دیا ہے اب ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس خلاصہ کو یاد رکھے۔ اپنی نسلوں کو اس کی وصیت کرے اور دنیا میں اس کا اعلان کرتا رہے۔ یہاں تک کہ دنیا ایک مرکزی نقطہ پر جمع ہو جائے اور اس مقصد کی طرف توجہ مبذول کرانے کے لئے قُلْ کا لفظ آخری تین سورتوں سے پہلے رکھ دیا جس کے معنے یہ ہیں کہ یہ پیغام ہمارا آگے دوسرے لوگوں تک پہنچا دو جب دوسرے لوگوں تک یہ پیغام پہنچے گا تو چونکہ وہ بھی قُلْ کا لفظ پڑھیں گے جس کے معنے ہیں کہو۔ بیان کرو۔ ان پر بھی فرض ہو جائے گا کہ وہ اس کلام کو آگے دوسروں تک پہنچائیں یہ ویسا ہی ہے جیسے آج کل لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ جسے وہ پہنچے وہ آگے دس لوگوں تک وہی مضمون پہنچا دے۔ گویا قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ان آخری تین سورتوں میں بیان فرمایا اور واضح کر دیا۔ کہ اے انسان جب کہ تو سارا قرآن پڑھ چکا۔ اب ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ یہ ساری دنیا کے لئے ہے اور اسے لوگوں تک تم نے پہنچانا ہے مگر چونکہ یہ ممکن نہیں کہ ہر انسان اس کے تمام مطالب پر حاوی ہو سکے۔ اور نہ ہر شخص حاوی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم تمہاری آسانی کے لئے اس کا خلاصہ بیان کر دیتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ قُلْ یعنی تم اس مفہوم کو آگے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرو اور تم سے سننے والے کچھ لوگوں کے سامنے بیان کریں اور وہ جو کچھ اور لوگوں کے یہاں تک کہ اسی طرح ہوتے ہوتے یہ مفہوم سب دنیا تک پہنچ جائے۔ گویا لفظ قُلْ کے ذریعہ ہر مسلمان اس بات کا پابند ہو جاتا ہے کہ وہ اس مضمون کو دوسروں تک پہنچائے یہ نہیں کہ عمر بھر میں ایک دفعہ اس پر عمل کر دیا بلکہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

کے جملہ کی بندش بتاتی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جس کسی کو ملے جس مجلس میں جائے اور جس مقام پر جائے وہاں پر اس کا اعلان اس کے مدنظر ہو اور پھر جو اس اعلان کو سنیں وہ آگے دوسروں تک پہنچائیں حتیٰ کہ یہ مضمون ساری دنیا تک پہنچ جائے۔" (تفسیر کبیر جلد ۶ جزء آخر صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۴)

گمشدہ فاؤنٹین پن کی تلاش

خاکسار کا ایک پن پارکر ۵۱ پندرہ روز ہوئے کوارٹرز تحریک جدید سے گوالبازار کی مسجد کو جاتے ہوئے صبح کے وقت گم ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں قلم پہنچانے والے صاحب کی خدمت میں انعام بھی پیش کیا جائے گا۔ (قاضی محمد یوسف کارکن دفتر امانت تحریک جدید)

وقف جدید کے وعدے جلد بھجوائیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ یکم جنوری ۱۹۶۸ء سے وقف جدید کا گیارہواں سال شروع ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام الگ طبع کرا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ مزید برآں عورتوں میں جو تقریر حضور نے فرمائی وہ اخبار الفضل مورخہ ۱۱/۲/۶۸ میں چھپ چکی ہے۔ احباب ان دونوں نہایت اہم تقاریر کا مطالعہ فرما کر اپنی جماعتوں کے سو فیصد وعدے جس قدر جلد ممکن ہو سکے بھجوا دیں۔ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ دفتر اطفال اور ناصرات کے وعدے نام بنام الگ کاغذ پر لکھ کر بھجوائے جائیں اور چندہ کی تفصیل بھی نام بنام بھجوائی جائے تاکہ حسب وعدہ کھاتہ میں مکمل اندراج کروا دیا جائے۔ احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جونہی یہ فہرستیں دفتر وقف جدید میں پہنچتی ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے نام پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے آمین

(ناظم مال وقف جدید)

ہفتہ شجرکاری

احباب کو علم ہوگا کہ امسال حکومت ہفتہ شجرکاری ۱۶ فروری سے منا رہی ہے۔

امید ہے انصار اللہ کے جملہ عہدیداران اور اراکین اس کو کما حقہٗ کامیاب بنانے کے لئے بھرپور کوشش کر رہے ہوں گے

جزاکم اللہ احسن الجزاء (نائب قائد ایثار)

اراکین انصار اللہ کے استفسارات کے جوابات

قیادت اصلاح و ارشاد کے امسال کے پروگرام میں یہ امر بھی شامل ہے کہ مجالس اور اراکین کو جہاں جہاں دوسرے دوستوں کی طرف سے کوئی سوال پیش کیا جائے اور وہ ضرورت سمجھیں کہ اس استفسار کا جواب مرکز کی طرف سے دیا جائے تو وہ قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ کو وہ سوال بھجوا دیں ایسے تمام استفسارات کے جوابات یا بذریعہ ڈاک بھجوائے جائیں گے اور یا بذریعہ اخبار شائع کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے کہ اراکین مجالس انصار اللہ اس پروگرام سے فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میجر ڈاکٹر سید اقبال حسین شاہ صاحب کی وفات

برادرم مکرم میجر ڈاکٹر سید اقبال حسین شاہ صاحب ۱۵/۲/۶۸ کو ایبٹ آباد میں دل کے عارضہ سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان کا جنازہ ۱۶/۲/۶۸ کو ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد تدفین محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قبر پر دعا کرائی احباب سے برادرم مرحوم کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے نیز احباب لیس ماندگان کو بھی دعا میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(سید منیر احمد باہری)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴